

98



آیات نمبر 18 تا 26 میں یہود و نصاریٰ کے اس زعم کی تردید کہ وہ اللہ کے بیٹے اور چہیتے ہیں اور انہیں یہ تنبیہ کہ اللہ نے اپنا رسول بھیج کر ان پر حجت تمام کر دی ہے۔ بنی اسرائیل کو ان کی تاریخ کے ایک واقعہ کی یاد دہانی جب انہیں ارض مقدس میں داخلہ کا حکم دیا گیا، انہوں نے بزدلی دکھائی اور اپنے رسول کا حکم ماننے سے انکار کر دیا جس کی انہیں یہ سزا ملی کہ چالیس سال تک صحرا میں بھٹکتے رہے

وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ وَ النَّصٰرٰى نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَ اَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ يُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ اور یہود اور نصاریٰ یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اللہ کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، آپ ان سے دریافت کیجئے کہ پھر وہ تمہارے گناہوں پر تمہیں عذاب کیوں دیتا ہے بَلْ اَنْتُمْ بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ يَغْفِرُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ ؕ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ تم بھی ویسے ہی انسان ہو جیسے اللہ نے دوسرے انسان پیدا کئے ہیں، وہ جسے چاہے بخش دیتا ہے اور جسے چاہے عذاب دیتا ہے وَ لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ مَا بَيْنَهُمَا ۫ وَ اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ﴿۱۸﴾ اللہ ہی کی سلطنت ہے آسمانوں پر اور زمین پر اور جو کچھ ان دونوں کے مابین ہے اور بالآخر سب کو اسی کی طرف واپس لوٹ کر جانا ہے يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّ لَا نَذِيْرٍ ۫ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّ نَذِيْرٌ ؕ وَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۹﴾ اے اہلِ کتاب! ہمارا یہ رسول جو تم کو ہمارے احکام واضح طور پر بتاتا ہے

ایسے وقت میں آیا ہے جبکہ رسولوں کا آنا ایک عرصہ سے بند تھا، تاکہ تم یہ عذر نہ
پیش کر سکو کہ ہمارے پاس کوئی بشارت دینے والا اور ڈرانے والا نہیں آیا، سو بلاشبہ
اب تمہارے پاس بشارت دینے والا اور ڈرانے والا آگیا ہے اور اللہ ہر چیز پر پوری
طرح قادر ہے رکوع[۳] وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ
عَلَيْكُمْ اِذْ جَعَلَ فِيْكُمْ اَنْۢبِيَآءَ وَ جَعَلَكُمْ مُّلُوْكًا ۖۗ وَّ اٰتٰىكُمْ مَّا لَمْ
يُؤْتِ اَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ ﴿۲۰﴾ اور وہ وقت یاد کریں جب موسیٰ (علیہ السّلام) نے
اپنی قوم سے کہا تھا کہ اے میری قوم! اللہ کی ان نعمتوں اور احسانات کو یاد کرو جو اس
نے تم پر کئے ہیں، اور یاد کرو جبکہ اس نے تم میں بہت سے نبی پیدا کئے اور تمہیں
حکمرانی عطا کی اور تمہیں وہ کچھ عطا فرمایا جو اقوام عالم میں کسی اور کو نہیں دیا تھا
يٰقَوْمِ ادْخُلُوا الْاَرْضَ الْمُقَدَّسَةَ الَّتِيْ كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَرْتَدُّوْا
عَلٰۤى اَدْبَارِكُمْ فَتَنْقَلِبُوْا خٰسِرِيْنَ ﴿۲۱﴾ اے میری قوم! اس مقدس سرزمین
میں داخل ہو جاؤ یہ اللہ نے تمہارے حصہ میں لکھ دی ہے اور پیٹھ دکھا کر واپس نہ جاؤ
ورنہ ناکام و نامراد پلٹو گے قَالُوْا يٰمُوْسٰۤى اِنَّ فِيْهَا قَوْمًا جَبَّارِيْنَ ۖۗ وَ اِنَّا لَنْ
نَّدْخُلَهَا حَتّٰى يَخْرُجُوْا مِنْهَا ۚ فَاِنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَا فَاِنَّا دٰخِلُوْنَ ﴿۲۲﴾ بنی
اسرائیل نے جواب دیا کہ اے موسیٰ! اس میں تو بڑے زور آور لوگ رہتے ہیں اور جب
تک وہ لوگ وہاں سے نکل نہ جائیں ہم اس میں ہرگز داخل نہ ہوں گے، ہاں اگر وہ لوگ
یہاں سے نکل جائیں تو ہم وہاں ضرور داخل ہو جائیں گے قَالَ رَجُلٰنِ مِنَ الَّذِيْنَ

يَخَافُوْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوْا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَاِذَا دَخَلْتُمُوْهُ فَاِنَّكُمْ
غٰلِبُوْنَ ۚ۬ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوْٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴿۲۳﴾ ان میں سے دو شخص جو اللہ
سے ڈرتے تھے اور جنہیں اللہ نے عقل و دانش اور شجاعت کے انعام سے نوازا تھا کہنے لگے
کہ تم ان لوگوں پر حملہ کر کے شہر کے دروازے میں داخل ہو جاؤ ، پھر جب تم اس
دروازے میں داخل ہو جاؤ گے تو یقیناً تم ان پر غالب آ جاؤ گے، اور اگر تم مومن ہو تو اللہ
ہی پر بھروسہ رکھو قَالُوْا يٰمُوْسٰٓى اِنَّا لَنْ نَّدْخُلَهَآ اَبَدًا مَّا دَامُوْا فِيْهَا
فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ ﴿۲۴﴾ بنی اسرائیل نے کہا کہ اے
موسٰی! جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں ہم اس سرزمین میں ہرگز کبھی داخل نہیں ہوں
گے، سو اے موسٰی تم اور تمہارا رب دونوں جاؤ اور ان سے جنگ کرو، ہم تو یہیں بیٹھے
ہیں قَالَ رَبِّ اِنِّيْ لَآ اَمْلِكُ اِلَّا نَفْسِيْ وَاَخِيْ فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ
الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۵﴾ اس پر موسٰی (علیہ السّلام) نے کہا کہ اے میرے رب! میں سوائے
اپنے اور اپنے بھائی کے کسی اور پر اختیار نہیں رکھتا پس تو ہمارے اور اس نافرمان قوم کے
درمیان فیصلہ کر دے قَالَ فَاِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۚ يَتِيْهُوْنَ فِي
الْاَرْضِ ۭ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴿۲۶﴾ اللہ نے فرمایا کہ یہ مقدس سرزمین
ان لوگوں پر چالیس سال کے لئے حرام کر دی گئی ہے، یہ لوگ زمین میں سرگرداں پھرتے
رہیں گے، سو اے موسٰی! اب اس نافرمان قوم کے حال پر افسوس نہ کرنا اللہ اور اس کے
رسول کی نافرمانی کا یہ نتیجہ نکلا کہ بنی اسرائیل اگلے چالیس سال تک صحراء میں بھٹکتے رہے [رکوع ۴]